★ مولانا مفتی محمد فرید

★ اختر راہی

تعارف و تبصرہ کتب

حضرت معاویہؓ و استخلاف یزید بجواب تحقیق مزید علی خلافۃ معاویہ و یزید | از مولانا سید لعل شاہ بخاری صفحات ۴۲۷ قیمت ۳۵ روپے ۔ پتہ مدنی مسجد لالق علی چوک واہ کینٹ

اس کتاب کو معتمد ارباب فتویٰ نے قابل اعتراض قرار دیا ہے ۔ اس کتاب میں شیعہ پروری کی گئی ہے ۔ کتاب کے مصنف نے صد ۴۱۳ پر لکھا ہے کہ اقرب الی الاحتیاط یہ ہے کہ حضرت معاویہ کو کاتب رسول کہا جائے ، کاتب وحی نہ کہا جائے ۔ اور صد ۳۱۶ پر ہے کہ ہمارے مطالعہ کا حاصل یہ ہے کہ حضرت معاویہ ۴۱ ھ میں مسند خلافت پر متمکن ہو کر عنان حکومت ہاتھ میں لیتے ہیں اور ۴۴ ھ میں عصبیت مضر کی پشت پناہی میں اپنے بیٹے کو نامزد کر دیتے ہیں ۔ اور صد ۳۲۰ میں بخاری شریف کی حدیث اول جیش من امتی یغزون مدینۃ قیصر مغفور لھم کے متعلق لکھا ہے کہ یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ راوی کی خود ساختہ ہے ۔ اور صد ۳۳۳ میں مسلم شریف کی حدیث " ومعاویۃ تجعلہ کاتبا بین یدیک " کے متعلق لکھا ہے کہ میرے نزدیک اس روایت کا ایک جملہ بھی صحیح نہیں ہے یہ روایت بجمیع اجزاءہا ومقاصدہا باطل ہے (وغیر ذالک) یہ مصنف کے مائل بہ رفض ہونے کے چند شواہد ہیں ۔

بہرحال فاضل مصنف نے محدثین اور فقہاء کے مسلمہ اصول ۔ عدالت[1] صحابہ ۔ مشاجرات[2] صحابہ سے امساک ، اور صحیحین[3] کے قدر یسیر کے علاوہ دیگر احادیث کی صحت کو اتباع ھوی کی وجہ پامال کر کے بڑی جسارت کی ہے ۔ ضروری ہے کہ مصنف کتاب میں ترمیم و اصلاح کرے ۔ اور بے علم اور کم علم مسلمانوں کو صحابہ سے بدظن نہ کرائیں ۔ اور بنیاد اسلام میں تزلزل پیدا نہ کریں ۔ وما علینا الا البلاغ ۔

(مولانا) محمد فرید عفی عنہ مفتی و مدرس دارالعلوم حقانیہ

جمعیۃ العلماء ہند (دستاویزات مرکزی اجلاس ہائے عام) حصہ اوّل | مؤلف پروین روزینہ

ناشر قومی ادارہ برائے تحقیق تاریخ و ثقافت ۔ پوسٹ بکس نمبر ۱۲۳۰ ۔ اسلام آباد ۔ قیمت ۶۵ روپے ۔ صفحات ۵۰۰ تقطیع الحق " سائز " ۔ جمعیۃ العلماء ہند نے برصغیر پاک و ہند کی تحریک آزادی میں اہم کردار ادا کیا تھا ۔ مگر ہمارے اہل قلم نے جمعیۃ العلماء ہند کی تاریخ اور اس کی مساعی پر کچھ زیادہ نہ لکھا ۔ اردو میں سید طفیل احمد منگلوری اور مولانا سید محمد میاں مرحوم کی تحریریں ہی معلومات کا سرمایہ تھیں ۔ انگریزی میں ضیاء الحسن فاروقی ، ڈاکٹر مشیر الحق ۔ ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی ، پی ۔ ہارڈی اور فرانسس رابنسن نے اپنی کتابوں میں علماء کرام اور جمعیۃ علمائے ہند کا تذکرہ